جاتا ہے۔ خاوند کو چھوڑ کر بچا ہوا ترکہ ماں اور بیٹی پر ان کے حصص کے تناسب سے ان پر لوٹا دیا جائے گا۔ علمِ وراثت کی اصطلاح میں اس عمل کا نام "ردّ" ہے، خاوند کو اس سے اس لیے مستثنیٰ کیا گیا ہے کہ خاوند یا بیوی کا تعلق میت سے نسبی نہیں ہوتا، بلکہ سببی ہوتا ہے۔ اس لیے ان کو "ردّ" سے الگ رکھا جاتا ہے۔ "ردّ" کو شیعہ اور منکرینِ حدیث مانتے ہیں۔ اس کے مقابل عول ہے۔ اس سے گریز "أَفَتُؤْمِنُونَ بِبَعْضِ الْكِتَابِ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ" کے مصداق ہے۔

شعر و ادب

جناب اسرار احمد سہاوری

نعت

انھیں شامل تو کر لوں داستاں میں
یہ مشکل ہے کہاں وہ اور کہاں میں

تکلف برطرف یہ بات سچ ..... ہے
نہیں ہوں نعت کے شایانِ شاں میں

رسائی ان کی ہے عرشِ بریں تک
سیہ بخت و نصیبِ دشمناں میں

ادا میں حق کروں ان کی مدح کا
نہیں ہے یہ میرے وہم و گماں میں

متاعِ کن فکاں کے وہ ہیں مالک
زکفت بردہ متاعِ رائگاں میں

جہانِ آب و گِل کی بات کیا ہے
نہیں ان کا مقابل دو جہاں میں!

ہے ان کی آمد آمد کا قرینہ
بڑی وارفتگی ہے لامکاں میں

ستارے ان کے جو زیرِ قدم تھے
سجائے ہیں کسی نے کہکشاں میں

تڑپ جائیں جسے سن کر مسلماں
اثر اتنا تو ہو میری اذاں میں

اُدھر دشمن ہوئے ہیں غرقِ آہن
اِدھر ٹوٹی ہوئی ناقص کماں میں

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے
نہیں کوئی محافظ کارواں میں

جہاں دل ساتھ دے قول و عمل کا
وہیں تاثیر آتی ہے زباں میں

غلامی ان کی راس آئی ہے اسرار
بنا ہوں ان کی مدحت کا نشاں میں